10160 ـ طہارت و پاكیزگی میں وسوسوں كی شكار عورت

سوال

ایك عورت طہارت و پاكیزگی كرنے میں وسوسوں كا شكار ہے، اور وضوء كرنے كے بعد بھی پیشاب اور پاخانہ روكنا محسوس كرتی رہتی ہے.
بلكہ ایك بار تو اس نے محسوس كیا كہ كوئی اسے قرآن اور اللہ كو برا كہنے كا كہہ رہا ہے، تو وہ اس وجہ سے رو پڑی، اس عورت كے لیے وسوسے سے خلاصی اور علاج كا كیا طریقہ ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اس طرح كے وسوسوں میں بہت سے افراد مبتلا ہیں، ولا حول و لا قوۃ الا باللہ، وسوسوں سے بچنے كا علاج كثرت سے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم كا ورد ہے، اور خاص كر سورۃ الفلق اور سورۃ الناس كی تلاوت.

كیونكہ شیطان سے پناہ كے لیے ان دو سورتوں جیسی كوئی اور چیز نہیں سورۃ الفلق میں شیطان كے شر سے پناہ مانگی گئی ہے، كیونكہ شیطان اللہ كی مخلوق ہے، اور اسی طرح سورۃ الفلق میں بھی.

ان وسوسوں كا علاج كثرت سے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم كا ورد كرنا، اور اللہ سبحانہ وتعالی كی طرف رجوع، اور سچا اور پختہ عزم ہو كہ انسان اپنے دل میں پیدا ہونے والے وسوسے كی طرف توجہ نہیں دےگا.

مثلا آپ نے ایك یا دو یا تین بار وضوء كریں تو آپ شیطانی وسوسہ كی طرف توجہ مت دیں، چاہے انسان اپنے دل میں یہ بھی محسوس كرتا رہے كہ اس نے وضوء كیا ہی نہیں، یا پھر یہ وسوسہ پیدا ہو كہ اس نے وضوء كرتے ہوئے كسی وضوء كو اچھی طرح نہیں دھویا، یا اس نے نیت نہیں كی تھی، اسے ان میں سے كسی كی طرف توجہ نہیں دینی چاہیے.

اور اسی طرح اگر نماز میں وہ یہ محسوس كرے یا اس كے دل میں یہ بات پیدا ہو كہ اس نے تكبیر تحریمہ نہیں كہی، تو وہ اس طرف توجہ ہی نہ دے، بلكہ وہ اپنی نماز جاری ركھتے ہوئے مكمل كرے.

اسی طرح اگر اس كے دل میں یہ آئے كہ اللہ تعالی یا قرآن كی برا كہنا، یا پھر كوئی اور كفریہ كلمہ آئے تو وہ اس كی طرف توجہ نہ دے تو یہ اس كے لیے كوئی نقصان دہ نہیں ہے، حتی كہ اگر وہ كلمہ اس كی زبان سے بغیر اختیار نكل

بھی جائے تو اس کو کوئی گناہ نہیں.

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جبر اور اکراہ میں طلاق نہیں "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2193) مسند احمد (6 / 276) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ارواء الغلیل حدیث نمبر (2047) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

چنانچہ جب وسوسے کے شکار شخص کی طلاق واقع نہیں ہوتی تو یہ چیز تو بالاولی معاف ہے، لیکن اس سے اعراض کیا جائیگا اور اس کا اہتمام نہیں ہو گا.

میری اس اور وسوسے کا شکار دوسری عورتوں کو نصیحت ہے کہ وہ کثر سے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کا ورد کریں، اور سورۃ الفلق، اورسورۃ الناس جیسی دونوں عظیم سورتوں کی تلاوت کرتی رہیں.

اور اس کے ساتھ ساتھ وہ پختہ اور سچا عزم کریں کہ ان شیطانی وسوسوں کی جانب توجہ نہیں دینگی.

اگرچہ شیطان ان کےدل میں اللہ تعالی کے متعلق شکوک و شبہات بھی پیدا کرے، یا اس طرح کا کوئی اور شبہ تو وہ اس کی جانب دھیان نہ دے، کیونکہ اسے شک سے تکلیف ہی اس لیے ہوئی کہ اس کے دل میں ایمان تھا اس لیے کہ جو مومن نہیں اس کے لیے تو شک ہونے یا شک نہ ہونے کی کوئی اہمیت ہی نہیں.

لیکن وہ شخص جو ان شکوک و شبہات سے تکلیف محسوس کرے وہ مومن ہے.

صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کو بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

" یہ صریح ایمان ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (132).

یعنی شیطان جو تمہارے دلوں میں اس طرح کی باتیں ڈال رہا ہے وہ صریح ایمان ہے، یعنی خالص ایمان ہے.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خالص ایمان قرار دیا، اس لیے کہ جس کے دل میں یہ شک پیدا ہوا وہ اس شک پر مطمئن نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ اس سے تکلیف محسوس کرتا ہے، اور نہ ہی وہ اس کی طرف توجہ دیتا ہے، اور شیطان بھی انہیں دلوں میں وسوسے پیدا کرتا جن میں ایمان ہو تا کہ وہ اسے تباہ کر سکے، چنانچہ وہ تباہ شدہ دلوں کی طرف دھیان بھی نہیں دیتا اور نہ ہی وہ ان میں وسوسے پیدا کرتا ہے، کیونکہ وہ تو تباہ ہو چکے ہیں.

ابن عباس یا ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہم سے کہا گیا:

" یہودی یہ دعوی کرتے ہیں کہ ہمیں تو نماز میں کوئی وسوسہ پیدا نہیں ہوتا "

تو انہوں فرمایا: جی ہاں ایسا ہی ہے، شیطان خراب اور خالی دلوں کے ساتھ ایسا نہیں کرتا!!

اس لیے میری اس عورت کو نصیحت ہے کہ وہ ان وسوسوں سے اعراض برتے، ابتدا میں اسے تکلیف ہو گی، کبھی وہ یہ محسوس کرےگی کہ اس نے بغیر وضوء اور طہارت کیے نماز ادا کی ہے، یا پھر بغیر تکبیر تحریمہ کہے یا اس طرح کا کوئی اور وسوسہ آئےگا، لیکن وہ کچھ دیر بعد ان سب وسوسوں سے راحت حاصل کر لے گی اور ان شاء اللہ یہ سب شك اور وسوسے جاتے رہینگے.

اللہ کا شکر ہے کچھ ایسے لوگ تھے جنہوں نے اسی طرح کا شکوی کیا تھا، اور انہیں ان کا علاج بتایا گیا تو اس پر عمل کرنے سے اللہ تعالی نے انہیں عافیت عطا فرمائی، اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ اس عورت کو بھی ان وسوسوں اور شکوك سے نجات دے.

واللہ اعلم .